بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۰

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر

یوم یک شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۸ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۱۸ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پونے ۹ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں ؎

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

اسلام کی خصوصیات اور مسلمان

معزز معاصر "مسلمان" نے "اسلام اور ہندو" کے زیر عنوان ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ انسانی مسائل کو حل کرنے کے دو طریقے ہیں۔ انسانی غور و فکر اور تجربہ سے قوانین و ضوابط بنانے کا طریق۔ اور پروردگار عالم سے ہدایت وراہ نمائی حاصل کرنے کا ذریعہ۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں میں امتیاز بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "ہندو سوسائٹی الہامی ذرائع ہدایت سے روگرداں ہو کر اپنے مسائل حیات کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔" یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ کہ الہامی ذرائع ہدایت سے روگردانی سے معاصر کا کیا مطلب ہے۔ اگر تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ کوئی ایسی کتاب موجود نہیں۔ جسے ہندو الہامی مانتے ہوں۔ تو یہ صحیح نہیں۔ ہندو ویدوں کے نہ صرف الہامی بلکہ تمام دنیا کی نجات و فلاح کے لئے "خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہدایت نامہ ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔

اور ویدوں کو وہی درجہ دیتے ہیں جو مسلمان قرآن کریم کو۔ اور اگر معاصر مسلمان کا ان الفاظ سے مطلب یہ ہو۔ کہ ہندو قوم اب کسی الہامی ذریعہ ہدایت سے مستفید ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اور ویدوں کے بعد نازل شدہ الہام سے روگرداں ہے۔ تو یہ ان کی کوئی خصوصیت نہیں۔ مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔ انہوں نے بھی الہامی ذرائع ہدایت سے روگردانی اختیار کی ہوئی ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک وہ لوگ کافر ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت وراہ نمائی کے لئے اب بھی سلسلہ الہام جاری کر سکتا ہے۔

معاصر مسلمان نے اسلام کی ایک خصوصیت یہ بیان کی ہے۔ کہ وہ "کسی خاص قوم یا ملک کا مذہب نہیں۔ بلکہ وہ تو انسانی زندگی کا ایک ہمہ گیر پروگرام ہے۔ وہ تو دوسروں کو فیضان پہونچاتا۔ اور ان کی زندگی کے مشکل مسائل کو حل کرتا ہے۔" اس سلسلہ میں معاصر موصوف کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ بے شک یہ کسی خاص قوم یا ملک کا مذہب نہیں بلکہ پروردگار عالم نے اسے تمام عالم انسانی کے لئے ایک ہمہ گیر پروگرام کی حیثیت سے نازل کیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اسے تمام عالم میں پہونچانے اور ہر انسان کو اس سے روشناس کرنے کے لئے اس کے بھیجنے والے نے کیا انتظام کیا ہے۔ کوئی پروگرام خواہ کس قدر اعلیٰ اور مکمل کیوں نہ ہو۔ جب تک انسان اس سے واقف ہی نہ ہوں کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ نے اسے تمام دنیا کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے ایک مکمل قانون اور ضابطہ کی حیثیت دی ہے۔ تو ضروری ہے کہ پھر لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کر دینے کا بھی اس نے کوئی خاطر خواہ انتظام کر رکھا ہو۔ اور ہم اپنے معاصر سے یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ بتائیے وہ انتظام کونسا ہے اس کی اشاعت و تبلیغ کے کسی مؤثر و مقبول انتظام کے نہ ہونے کے یہ معنی ہوں گے کہ دنیا کی ہدایت وراہنمائی کے لحاظ سے اس کی اہمیت کے دعوے غلط ہیں۔ حقیقی لحاظ سے اسلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے کا حق وہی جماعت رکھ سکتی ہے۔ جو نہ صرف مونہہ سے یہ کہتی بلکہ عمل سے بھی اس کا ثبوت پیش کرتی۔ اسے اپنی زندگی کا مقدم ترین فرض قرار دیتی۔ اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی کرتی ہے جو اپنی طاقت کے مطابق اسلام کو ایک ہمہ گیر پروگرام کی حیثیت سے ہر ملک اور ہر طبقہ میں پیش کرتی۔ اور ایک خالص اسلامی ماحول پیدا کرنے میں لگی ہوئی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی فراہمی گندم کے متعلق بعض ہدایات

قادیان ۱۶ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں گزشتہ خطبہ کے تسلسل میں جماعت کو فراہمی گندم کے بارہ میں بعض اور ہدایات دیں۔ حضور نے فرمایا چند گزشتہ سالوں میں بوجہ مالی تنگی کے کارکنوں کی تنخواہوں میں سے کچھ کٹوتیاں ہوتی رہی ہیں۔ گزشتہ سال کارکنوں کو ایک سال کی کٹوتی خرید غلہ کے لئے واپس کی گئی تھی۔ اس سال بھی ایک سال کی کٹوتی واپس کی جائے۔ جو کارکن جن کی کوئی کٹوتی نہیں یا بعد میں ملازم ہوئے ہیں۔ یا ان کی ضرورت کے مقابلہ میں کٹوتی کی رقم ناکافی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ انہیں پراویڈنٹ فنڈ کی ضمانت پر یا کسی اور ضمانت پر غلہ کے لئے مناسب رقم دے دے اور سال بھر میں واپس لے لے۔

جو لوگ کسی صورت میں بھی گندم خرید نہیں سکتے۔ ان کے لئے گزشتہ خطبہ میں امداد کی تحریک کی جا چکی ہے امید ہے انہیں سال کے پچھلے پانچ مہینے کے خرچ کے لئے گندم مہیا کر دی جائے گی۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ گزشتہ سال گندم خریدنے میں بعض لوگوں نے جس غیر معمولی گھبراہٹ سے کام لیا۔ اس کے نتیجہ میں اس علاقہ میں نرخ کچھ بڑھ گیا تھا۔ اس سال ایسا نہ کیا جائے۔ میں ایک کمیٹی مقرر کر دوں گا۔ اس کا کام یہ ہو گا۔ کہ لوگوں کے لئے گندم مہیا کرے۔ اور بغیر کسی منافع کے فروخت کرے۔ اور پھر حضور نے اس سلسلہ میں ضلع گورداسپور کی زمیندار جماعتوں کو بالخصوص ہدایت فرمائی۔ کہ وہ اپنی ضرورت سے زائد غلہ بجائے منڈیوں میں فروخت کرنے کے صرف اس کمیٹی کے پاس فروخت کریں۔ اور جو دوست چاہیں وہ اس سے گندم خریدیں حضور نے فرمایا سب سے پہلے میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ میرا جس قدر غلہ آئے گا۔ اپنی ضروریات اور چندہ میں دینے کے بعد جو بچے گا اسے اس کمیٹی کے سپرد کر دونگا۔ بیرونی جماعتوں کو حضور نے پھر تاکید فرمائی۔ کہ وہ اپنی ضرورت سے زائد غلہ اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ تاکہ اگر یہاں رہنے والوں کے لئے ضرورت ہو تو ان سے گندم خریدی جا سکے ؎

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۴۳ سال قبل کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم (والد جناب قاضی عبدالرحیم صاحب وجناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی) کا قاضی کوٹ بوجہ احمدیت سالہا سال تک ان کے گاؤں والوں نے مقاطعہ کئے رکھا۔ اور طرح طرح کے دکھ اور تکلیفیں دیتے رہے۔ مگر قاضی صاحب مرحوم نے انکی قطعاً پرواہ نہ کی اور ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغ حق کرتے رہے۔ آخر جب مخالفت انتہا کو پہنچ گئی۔ اور انکا وہاں رہنا محال ہو گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حالات سے آگاہ کرتے ہوئے۔ ہجرت کی اجازت چاہی۔ جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خط تحریر فرمایا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی۔ محبی عزیزی اخویم قاضی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کا نوازش نامہ پہنچا۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ آپ تشریف لا دیں۔ آپکی بہو کیلئے اگر ساتھ لے آویں تین چار ماہ تک کوئی بوجھ نہیں۔ ایک یا دو انسان کا کیا بوجھ ہے۔ پھر تین چار ماہ کے بعد شاید آپ کے لئے اللہ تعالیٰ اسجگہ کوئی تجویز کھول دیویں۔ بتوکل علی اللہ وھو حسبہ۔ سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ ہمارا اور آپ کا عمر کا آخری حصہ ہے۔ بھروسہ کے لائق ایک گھنٹہ بھی نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جدائی کی موت موجب حسرت ہو۔ موت انسان کیلئے قطعی حکم ہے۔ اور اسجگہ موت یعنی ایک جماعت میں نزول رحمت کی امید ہے۔ غرض ہماری طرف سے نہ صرف آپ کو اجازت بلکہ یہی مراد ہے کہ آپ اسجگہ رہیں۔ ہماری طرف سے روٹی کی مدد دو انسان کیلئے ہو سکتی ہے۔ اور دوسرے اخراجات کے لئے آپ کوئی تدبیر کر لیں۔ اور امید کہ خدا کوئی بہتر تدبیر نکال دے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۳ دسمبر ۱۹۰۰ء"

جب ۱۹۰۴ء میں قاضی صاحب مرحوم کی وفات ہوئی۔ تو اس کے بعد حضور الصلوٰۃ والسلام نے جناب قاضی محمد عالم صاحب ساکن قاضی کوٹ کے نام ایک مکتوب میں مرحوم کے متعلق تحریر فرمایا۔ کہ

"قاضی ضیاء الدین مرحوم بہت عمدہ آدمی تھے اور قریباً بیس برس سے مجھ سے تعلق محبت رکھتے تھے۔ ان کے فوت ہونے سے مجھے بہت غم ہوا۔"

خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف وتصنیف قادیان

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ وخارجہ قادیان

(درج کردہ صیغہ تالیف وتصنیف)

(۸)

۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو جب کانگڑہ کا زلزلہ آیا تو حضور علیہ السلام بڑے باغ میں معہ اپنے اہل وعیال تشریف لے گئے۔ اور ہم طلباء مدرسہ بھی باغ میں چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باغ والے مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ جس کا ہم طلباء نے مدرسہ باری باری پہرہ بھی دیا کرتے تھے۔ اس مکان کے جانب شرق ایک توت کا درخت تھا۔ اس کے قریب ایک دفعہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب فارسٹ رینجر کشمیر) اور میں پہرہ پر متعین تھے۔ رات اندھیری تھی۔ اتنے میں ہم نے کسی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ قریب پہنچنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی بذات خود ہیں۔ حضور علیہ السلام نے شفقت سے ہمارے سروں پر ہاتھ پھیرا۔ اور حضور بہت خوش ہوئے۔ اور ہماری خوشی کی بھی کوئی انتہا نہ تھی۔

(۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان طلباء کا جو باہر سے دارالامان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ عبدالکریم یادگیری کو جب باولے کتے نے کاٹا۔ اس وقت حضور علیہ السلام کو اس کے متعلق بہت تشویش تھی (غالباً یہ کسولی سے واپسی کے بعد کا موقعہ ہے۔ مرتب) ایک رات حضور نے عشاء کے قریب ڈاکٹر عبداللہ صاحب اور غالباً مولوی شیر علی صاحب یا مفتی صاحب کو بلایا۔ اور انہیں بادام روغن دیا۔ اور فرمایا کہ یہ اسے استعمال کرایا جائے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے مسہل دینے کی بھی ہدایت فرمائی۔ جس وقت یہ ہدایات دی گئیں۔ میں موجود نہ تھا۔ لیکن مندرجہ بالا دونوں اصحاب ہدایات لینے کے معاً بعد بورڈنگ میں آئے۔ اور ہمارے سامنے حضور کی ان ہدایات کا ذکر کیا۔ اور انہوں نے یہ بھی بتلایا۔ کہ حضور نے ایک حدیث بیان کی ہے۔ کہ جو شخص بیمار کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ گویا یہ حدیث بیان کر کے حضور نے یہ تلقین فرمائی۔ کہ عبدالکریم کی خدمت میں اس خوف سے کسی قسم کی کمی نہ کی جائے۔ کہ اسے باولے کتے نے کاٹا ہے۔ چنانچہ حضور کا یہ ارشاد سنکر طلباء میں سے سب سے پہلے میں نے اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب نے بھی میرے ساتھ ہی اپنے آپ کو پیش کیا۔ خواجہ صاحب میرے ہم جماعت تھے۔ چنانچہ ہمیں دوسرے دن صبح سے شام تک عبدالکریم کی نگرانی اور خدمت کے لئے رکھا گیا۔ عبدالکریم کو سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم کے چوبارہ میں ٹھہرایا گیا تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ جونہی اس کی طرف سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہوتی یا آواز آتی۔ میں اور خواجہ صاحب دونوں گھبرا اٹھتے۔ اور پیشتر اس کے کہ اس کی طرف سے کوئی حملہ ہوتا۔ ہماری نظریں سیڑھی کے دروازہ کی طرف ہوتیں۔ کہ وقت پر اس کے کاٹنے سے محفوظ ہو جائیں۔ شام کے قریب عبدالکریم نے مجھے دیکھا۔ چونکہ اس کے دل میں میری عزت تھی۔ مجھے دیکھ کر پہچانا۔ اور نرم آواز سے کہا کہ شاہ صاحب آپ میرے قریب آ جائیں۔ ڈریں نہیں۔ مجھے آگے سے آرام ہے۔ چنانچہ ہم دونوں اس کے پاس گئے اور اس سے باتیں کیں۔ ان دنوں کسولی عبدالکریم کے علاج کے لئے تار بھی دیا گیا تھا۔ مجھے یاد ہے وہاں سے جواب آیا تھا۔

Sorry nothing can be done for Abdul Karim.

(میرے بھائی میجر ڈاکٹر حبیب اللہ شاہ صاحب جب میڈیکل کالج میں پڑھا کرتے تھے تو ہائیڈروفوبیا کی بیماری پر لیکچر دیتے ہوئے ان کے پروفیسر نے جب کہا کہ یہ بیماری جب اس کا دورہ شروع ہو جائے تو لاعلاج ہوتی ہے تو انہوں نے ا

حشر کے دن ایک آریہ روح و مادہ کو مخاطب کر کے یوں کہیگا

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

روح و مادہ! تم تو ازلی تھے نہیں
آریہ بن کر بھی گمرہ ہی رہے

ایک ہم رکھتے تھے ایسا ہی یقیں
اِذْ نُسَوِّیْکُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْن

جماعت احمدیہ قادیان کے اجلاس میں پاس شدہ قراردادیں

قادیان ۱۶ اپریل۔ آج جمعہ کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں جماعت احمدیہ قادیان کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ صدر تھے۔ مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بھی آج گجرات سے تشریف لائے ہیں۔ اس جلسہ میں انہوں نے اپنی گرفتاری رہائی اور بعد کے حالات بیان کئے۔ اور ان احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جو اُن کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ جلسہ میں بعض ریزولیوشن پاس کئے گئے جو درج ذیل ہیں:۔

(۱) مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

قادیان کی جماعت احمدیہ کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ اس نے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر گجرات کی گرفتاری کے معاملہ میں دخل دیا۔ اور ان کی رہائی کے لئے تدابیر اختیار کیں۔

(۲) دوسرا ریزولیوشن مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے بالفاظ ذیل پیش کیا:۔

یہ اجلاس جناب ناظر صاحب امور عامہ کی اس سلسلہ میں سرگرم جدوجہد کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز ان سے یہ بھی پُرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ اس اہم معاملہ کے بارہ میں مؤثر کارروائی فرماویں۔ تا حکومت کی طرف سے ایسا انتظام ہو۔ کہ آئندہ ناکردہ گناہ اور وفادار رعایا کو قانون کے غلط استعمال سے بلاوجہ پریشانی میں مبتلا نہ کیا جا سکے۔

(۳) تیسرا ریزولیوشن مولوی عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جلسہ نے پیش کیا۔ جو یہ ہے:۔

ان ریزولیوشنز کی نقول ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب۔ وزیر اعظم صاحب پنجاب۔ کمشنر صاحب ڈویژن راولپنڈی۔ ناظر صاحب امور عامہ قادیان اور پریس کو بھیجی جاویں۔ یہ تینوں ریزولیوشنز باتفاق آراء منظور ہوئے۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

32

کمپالہ کی شاندار فہرست

مکرم ڈاکٹر لعل دین صاحب لکھتے ہیں:-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ جس میں سال نہم کا مطالبہ ہے۔ کمپالہ میں آج ۱۲ مارچ ۱۹۴۳ء تک نہیں پہنچا۔ اور نہ ہی اخبار الفضل کا کوئی پرچہ نومبر ۱۹۴۲ء سے موصول ہوا ہے۔ بعد انتظار یہ فہرست پیش حضور کرتے ہوئے اپنے نادار اور دُور افتادہ اور قلیل ترین غلاموں کے لئے درخواست دعا ہے۔"

بہ حیثیت جماعت یہ فہرست گذشتہ سال کے مقابل پر ۷۵ فیصدی اضافہ کے ساتھ ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ خود ڈاکٹر صاحب نے اپنا وعدہ تیرہ سو شلنگ کا کیا ہے۔ جس میں ۳۰۰ شلنگ اضافہ ہے۔ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے -/۲۰ شلنگ اس سال کا وعدہ کیا۔ باوجودیکہ آپ قبل ازیں ان کی طرف سے بھی اپنے ساتھ چندہ دیتے رہے ہیں۔ مگر اب چونکہ معلوم ہوا۔ کہ ہر ایک کی طرف سے الگ الگ ادا ہونا چاہیئے۔ اس لئے آپ نے علیحدہ بھی دے دیا۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب نے معہ اہلیہ سال ہشتم میں -/۱۰۰ شلنگ ادا کیا تھا۔ اس سال پانچ سو شلنگ کا وعدہ کرنے کے علاوہ آپ نے سو سو شلنگ دس دس سال کا چندہ اپنے مرحوم والدین کی طرف سے بھی وعدہ کیا۔ نیز ایک سو شلنگ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے اپنی مرحومہ والدہ بیگم بی بی صاحبہ کی طرف سے اس سال کا چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے۔ کہ پانچ سو روپیہ تو میں اپنی طرف سے ابھی ادا کرتا ہوں۔ اور

باقی رقوم سب کی سب انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر ۱۹۴۳ء سے پہلے پہلے ادا ہو جائینگی۔

بیرون ہند کیلئے جیسا کہ اعلان کیا گیا ہے ۳۱ جولائی تک کی ادائیگی سابقون اولون کی فہرست اول میں لاتی ہے۔ امید ہے کہ بیرون ہند کے احباب اسے خاص اہمیت دیکر اپنے وعدے ۳۱ جولائی تک ادا کرینگے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ ہندوستان کی جماعتیں اور افراد یاد رکھیں کہ ۳۱ مئی کے بعد تحریک جدید نے مرکزی تبلیغی فنڈ کی قسط ادا کرنی ہے۔ اور ہر مجاہد کوشش کرے کہ اس کا وعدہ ۳۱ مئی تک بہر حال پورا ہو جائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

وصیتیں!

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۵۷۸ منکہ عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر قوم راجپوت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۴۱ء ساکن ڈسکہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ سنگار پٹی قریباً ۲½ تولہ۔ چوڑیاں ۳/۴ ۲ تولہ۔ کنٹھا ۳/۴ ۲ تولہ۔ بندے و کلپ اور سوئی ۳/۴ ۱ تولہ کل قیمت ۶۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرے خاوند کے ذمہ مہر مبلغ پانصد روپیہ ہے۔ میں کل مبلغات -/۱۱۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یعنی اسوقت -/۱۱۰ روپے صدر انجمن کو آہستہ آہستہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے پر جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ عزیزہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ نذیر احمد ناصر گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری سیکرٹری مال حلقہ پہاڑ گنج

نمبر ۶۵۸۰ منکہ رحمت النساء قمر زوجہ چوہدری قمر الدین صاحب ٹیچر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ بصورت زیور طلائی ۱۵ تولہ ہے۔ کڑے ایک جوڑی۔ چوڑیاں ۶ عدد۔ کانٹے دو جوڑی۔ جھومر ایک عدد۔ جھومر سوئی ایک عدد۔ لاکٹ ایک عدد۔ گلوبند ایک عدد۔ انگوٹھی ایک عدد۔ نیز ایک عدد مشین سلائی قیمتی -/۱۱۰ روپے۔ اس کے علاوہ بیس روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اس جائداد منقولہ اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ جب تک یہ آمد قائم ہے۔ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ رحمت النساء قمر۔ گواہ شد۔ بقلم خود بدر دین ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گواہ شد۔ قمر الدین خاوند موصیہ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔

نمبر ۶۵۶۹ منکہ نواب بی بی زوجہ بدر علی شاہ صاحب قوم سید عمر ۴۵ سال ساکن ملک پورہ اداناں۔ ڈاکخانہ کڑیانوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چوڑیاں نقری ۴ عدد وزن تین پاؤ۔ قیمتی پچھتر روپے۔ کڑے نقری ۲ عدد وزن ½ سیر قیمتی پچاس روپے حق مہر ۳۲ روپے جو کہ میرے خاوند غیر احمدی کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ مذکورہ کل جائداد جو کہ مالیتی -/۱۵۷ روپے ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائداد از قسم منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۰ مارچ ۱۹۴۳ء

الامتہ۔ نواب بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد یاسین

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔ اللھم زد فزد

82 Yusuf Maanda Sierraleone Africa	96 Mustafa Krowa „
83 Easa Barduka „	97 Sofa Pawa „
84 Aaa Zia „	98 Easa Bobo „
85 Soko Gaywi „	99 Eswaila Baduka „
86 Nabi Kaat „	100 Aliew Bayee „
87 Ousa Goan „	101 Mahmud Mustafa „
88 Haruwa Bao „	102 Haruna Mustafa „
89 Alfa Seva „	103 Mustafa Carfenter „
90 Sevesi Luiava „	104 Jusa Moriba „
91 Saada Mustafa „	105 Yawbasu Fokovda „
92 Seka Yusafa „	106 Aliew Foyay „
93 Movina Kawa „	107 Uswana Mowa „
94 Fatowa Sowa „	108 Argara Lowa „
95 Kaleelu Fatowa „	109 Foday Ibrahim „
	110 Sidi Mustafa „

تنظیم اطفال احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خواہش ہے کہ ہر سات سے پندرہ سال کی عمر کا بچہ مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخ اطفال کا رکن ہو۔ گو ابھی تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صرف قادیان کے بچوں کے لئے اسے لازمی قرار دیا ہے۔ مگر حضور کی خواہش کے پیش نظر ہر جگہ ہر احمدی بچہ کو اس کا رکن بننا چاہیئے۔ قائدین زعماء مربیان اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ و امرا حضرات سے التماس ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں اگر ان کے ہاں مجلس اطفال قائم نہیں۔ تو اس کا قیام عمل میں لاویں۔ اور اگر مجلس قائم ہے لیکن بعض بچے تا حال اس انتظام میں شامل نہیں ہوئے۔ تو انہیں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
خاکسار مشتاق احمد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۶ اپریل۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اراکان میں مایو کی پہاڑیوں پر دو جاپانی پارٹیوں پر گھات لگا کر حملہ کرکے انہیں جانی نقصان پہنچایا۔ یہاں اتحادی فوجوں نے اپنی چوکیوں کو مضبوط کر لیا ہے۔ فریقین کے گشتی دستے سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ اتحادی طیاروں نے چھ جاپانی جہازوں کے ایک قافلہ پر جو نیوگنی کو جا رہا تھا۔ حملہ کرکے ان میں سے تین کو نکما کر دیا۔ رباؤل پر بھی بمباری کی گئی۔ تیمور کے پاس بھی جاپانی جہازوں پر حملے کئے گئے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ آج برطانی طیاروں نے شمالی فرانس کے جرمن ٹھکانوں کی خبر لی۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ٹیونیشیا میں اتحادی افواج بڑے حملہ کی تیاری کر رہی ہیں۔ جنوب میں آٹھویں فوج نے توپیں اور مشینیں اکٹھی کر لی ہیں۔ اس کے بائیں بازو پر فرانسیسی فوجیں پونٹ ڈو فہس کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے ایک ہزار جرمنوں کو پکڑ لیا ہے۔ شمال میں پہلی برطانی فوج نے میٹور کے پاس اپنی چوکیاں مضبوط کر لی ہیں۔ جرمن اب ایک ایک انچ کے لئے کٹ کٹ کر مر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ جنرل جیرو نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ان کے پاس چار لاکھ فوج کیل کانٹے سے بالکل لیس موجود ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ مسولینی نے سسلی سارڈینا اور اس علاقہ کے دوسرے چھوٹے چھوٹے جزائر کو جنگی رقبے قرار دیدیا ہے۔

ماسکو ۱۶ اپریل۔ کوبان کے محاذ پر جرمنوں کو دریائی مورچہ سے بے دخل کرنے کے لئے روسیوں نے حملہ کرکے ایک چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جوابی حملہ کے باوجود اس پر قابض ہیں۔ روسی فوجیں نوورسسک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ ٹیونیشیا میں اتحادی فوجیں آخری لڑائی کے لئے تیار ہو رہی ہیں: بحیرہ روم کے اتحادی بیڑے کے ایڈمرل اینڈریو کننگھم نے ایک بیان میں کہا۔ کہ شمالی افریقہ میں اتحادی فوجوں کو رسد اور کمک پہنچانے کے لئے ایک کروڑ پانچ لاکھ ٹن جہاز استعمال کئے گئے۔ آپ نے کہا۔ افریقہ سے دشمن کے بھاگنے کی کوشش کو اتحادی بیڑہ کو کامیاب نہ ہونے دے گا۔ ٹیونیشیا کے شمالی علاقہ میں معجز الباب سے آٹھ میل شمال مغرب کی طرف ایک پہاڑی پر اتحادیوں کے قبضہ کے بعد دشمن سے زبردست جھڑپیں ہوئیں۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ برطانی اڈوں سے اڑ کر امریکن اڑن قلعوں نے لوریاں اور بریسٹ میں دشمن کے ٹھکانوں پر زور کے حملے کئے۔ جو شکاری جہاز مقابلہ پر آئے۔ ان میں سے بہت سے گرا دئے گئے۔ شمالی فرانس۔ بلجیم اور ہالینڈ میں جرمن ٹھکانوں پر بمباری کی گئی۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جزائر الیوشنز میں کسکا کے جاپانی اڈہ پر آٹھ بار حملے کئے گئے۔ منڈا پر بھی بم برسائے گئے۔ کرنل ناکس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس وقت امریکہ کے پاس سات سمندری بیڑے ہیں۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ امریکن طیاروں نے جنوبی اور مغربی برما میں جاپانی ٹھکانوں پر زور کے حملے کئے۔ پروم میں بڑی بڑی عمارتوں میں آگ لگ گئی۔ جو غالباً گودام تھے۔ مانڈلے میں ریلوے یارڈوں کو نشانہ بنایا گیا۔ نایو میں بھاری سے بڑے زور کا دھماکا ہوا۔ اور ایسی آگ لگی۔ جس کے شعلے پچاس میل سے نظر آتے تھے۔ سب امریکن طیارے واپس آ گئے۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ حکومت ہند کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری نے ایک بیان میں کہا کہ ان کا محکمہ اناج کے فالتو ذخائر حاصل کرکے ملک کے ان حصوں میں پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ جہاں ان کی ضرورت ہوگی۔

بمبئی ۱۷ اپریل۔ چودہ بڑے بڑے لیڈروں نے جن میں سر ہومی مودی اور سر پرشوتم داس ٹھاکر داس بھی شامل ہیں۔ جنرل سمٹس سے اپیل کی ہے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں پر پابندیوں کے قانون کو روک دیں۔ جنوبی افریقہ کی اسمبلی میں اس بل کی دوسری خواندگی ہو چکی ہے۔ اپوزیشن کے لیڈر کی تحریک کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے مسترد ہو گئی۔ اور اپوزیشن پارٹی نے بھی اس کے حق میں رائے دی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر